بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمری بہ زبان بحوض کوثر شوئیم	وز بہر وضو چشمۂ جنت جوئیم
آسان است این ولیک دشوار است این	حرفے ز مداح الٰہی گوئیم

کہ ہی اشہب خامہ تبیان طراز وہی کمیت کلک داستان معانی پرداز ہیہ میدان حمد باری ہی مقام تسلیم و اشکباری ہی یہان مراتب عجز سی حصول مدعا مین دستیاب ہی انگبین نعت کسی اور چاشنی مناقب سے مغفرت کے امیدواری ہی

سید الکونین محبوب خدا	مطلع دین مقطع نور ہدی
انجم اصحاب رکن کاخ دین	قدر الشان بو تراز چرخ برین

سخنوران عالی خاطر و دانشمندان فیض مآب کی خدمت بابرکت مین التماس ہی کہ اس ایام نیک انجام مین مجموعۂ قصاید کہ ہر حرف اوسکا موتی ہی دریاے معانی سی اور ہر بیت اوسکا ایک نور ہی انوار فیضان الٰہی سی محتوی نعت رسول مقبول و منقبت اصحاب علیہ و علی صحبہ الصلوٰۃ و السلام ریختہ کلک جواہر سلک مجمع الکمالات امیر علی بن شیخ محمد شیر علی صاحب سہارنپوری حال تحصیلدار محال کیتھل ضلع کرنال واسطے فایدہ عوام کے حسب زیب طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ اولی در نعت شعر ۳۱

میرا گھر آج ہے بیت الشرف خورشید خاور کا
ملا ہے خیر سے فردوس کا نقشہ میرے گھر کا

یہ وہ جا ہے کہ قدسی ہیں بچھاتے یاں فرش پلکون
کہو مہتاب کو یہاں سے اٹھا لے فرش اپنی چادر کا

بہار قدس سے ہر جا ہے گلدستوں کی آرایش
کہیں باغ ارم جسکو وہ ایک بوٹا کسی در کا

قد رعنا سے ہیں حور و غلمان جلوہ آرا ہین
یہاں ہم کو رکھا موزونی سرو صنوبر کا

دماغ اپنا نہیں ہے یہاں ہو دود شمع کافوری
ہے روشن عکس سے شمع لم یزل کی نور انور کا

نہ جام جم نہ کچھ درکار ہے صہبای انگوری
نشاط افزا یہاں فیضان ہے ساقی کوثر کا

کبھی ہو گر کتابت گر سخن و ثنا ہو نعت گو
تو جبریل امین خامہ تراشے اپنے شہپر کا

نہ یہاں کچھ شکوہ ہے اور نہ خال و خط کا ہے مضمون
شرف بیتا اور ہی کچھ ہی سخن مین آن ہے کر و فر کا

نہ جشن جم ہے یہ آئین ہے نہ بزم سکندر کا
یہاں ہمکو تو شوق دل ہے نعت پیغمبر کا

مطلع

زہے صل علی کیا آمد ہے بخت انور کا
قمر شق ہو گیا اولٹا پھر خورشید خاور کا

گرا ایوان کسری سرنگوں ہیں لات و عزا
زمین سے ہی آسمان تک شور ہے اللہ اکبر کا

کھلا ہی نہ کھلیگا ایسا گل باغ نبوت مین
عدیل اوسکا نہیں معدوم سایہ ہوا پیدا
اشارہ ہی ہمین تقدیم کا نام محمد پر
عجب ہے نام تیرا اور عجب ہی اوسکا عہد لیکن
خدا نی تیری خاطر دو نو عالم کو کیا پیدا
وہ ہے تیرے شہسوار اور شب ہے وہ جولان کے لئے
الم نشرح ہی علم سینۂ اقدس کا ایک نکتہ
فصیحان عرب قائل بلیغان عجم حیران
اگر قطرہ قلم سے قدسیان اوسکا لیتی ہین
تیری ایوان کے نسبت ہے کیا ایوان کیوان کو
جلایا دم مین خرمن کفر کا سب حسن ہستی
ہوا شق القمر نطق الحجر تسبیح الشجر ظاہر
شہ مزمل و مدثر یسین اور طہ
شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین برحق
قریشی ہاشمی فخر العرب عز العجم اکرم
سیہ کاری سے اپنی نامۂ اعمال ہین ابتر
عطش سے جان بلب ہون اور طپش سے جی ہے مضطر
حسینا آل حسن سے تیرے بدر علی و حسنین کا صدقہ
یہ مرغ دل ہی بن عاجز حرم کے گلشن ہو شامل

چمن تیرا اگر بھی شگفتہ ہی وہ اس گل تر کا
کہ نا سایہ ہی شایہ ہو نہ جا جسم مطہر کا
کہ تا معلوم ہو سبقت مقدم ہی موخر کا
فرشتہ کرار ہین جسکی بلی قنبر در کا
کہ تا اس شان سے دیکھی تماشا وہی نور کا
کہ دم مین زیر پا ہفتم طبق تہا چرخ اخضر کا
تبحر ہفت قلزم ایک قطرہ تیری ساغر کا
زہی امی لقب ممدوح ہی ہر پاک سخنور کا
تیری مدحت سے کیا ثمرہ ملا اس نخل بی بر کا
سات در بنی ہی کمتر ہی شہنشہ ہفت کشور کا
گرا جیون برق جسجا عصائے تیغ مظفر کا
مس اوس نے کیا دکھ دو ر بدر جس او کو زر کا
بیان کیا کیجئی طغرای منشور منور کا
امام المرسلین مختار کل محشر کی داور کا
نبی انس و جان جان جہان سرور افسر کا
شفاعت ہے جو گنہگاران محشر کا
برائی ساقی کوثر بلی ایک جرعہ کوثر کا
علی صدقہ مجھی کو فاطمہ زہرا کی ہی گھر کا
ترپتا ہی سدا ان جیسو حال ہو لوٹن کبوتر کا

شعر

امیر اب غم ہے دوزخ کا مجہہ پروا کجنت ہے
میرے دل مین بہرا ہی عشق آل فخر منور کا

٩٢٣

قصیدہ دیگر در نعت ختم رسل علیہ السلام

آج ہی طبع سے میری توسن جودت پہ سوار
ہی زمین پر کبہی افلاک پہ گرم رفتار

شرق سی غرب تلک فرش ہی لیکر تا عرش
برق وش کوندتی پہرتی ہین ہزار انوار

قدسیان منہہ کو تحیر سے مرے تکتی ہین
جوہر قدس سے ہے بزم مین نقش دیوار

صدر آرائے فضیلت ہون بعز و تمکین
آج ہی سر پہ مرے فضل و ہنر کی دستار

ماہ و خورشید کے لیکر طبق سیم و طلا
پیشکش کے لئے استادہ ہی چرخ دوار

منتظر عقد ثریا بجمیع انجم
تا کہ جیون سلک گہر نظم سخن پر ہو نثار

بر نہین دخل کو ہین حور و ملائک دربان
مجلس قدس ہی یہان غیر کو مطلق نہین بار

بزم وحدت کے ہی ہمدم مرے قدسی نہین
خود ہی جبریل امین محو تماشائے بہار

پہول جہڑتی ہین مرے منہہ سے کہو بلبل کو
طوطیان ہاتہہ لیسارین دم شیرین گفتار

خود ستائی یہ نہین بلکہ ہی دعوا بر حق
کیون نہ اس دعوی بر حق پہ مجہی ہو اصرار

آج مین اس شہنشاہ کا ہون نعت نگار
جسکے گلدستہ لولاک سے زیب دستار

جسکا مداح ہی خود خالق رب العزت
جسکی باعث سے ہی کون و مکان کا اظہار

پیش خیمہ کی جلو حملہ رسل جسکی لئی
جسکی مقدم کا شرف خلوت وحدت کی بہار

جسکے انگشت مین ہی خاتم نبوت کا نگین
تاج پر جسکی ہی یسین و طہ کا لگار

جسکے رایات کا پرچم ورق سورہ فتح
تیغ ہی آیت النصر سے جسکی جوہر دار

جسکے اشہب کا عنان گیر ہی جبریل امین
جسکے جلوہ کا خدا کو ہوا شوق دیدار

قاب قوسین ہی جسکی شب وصلت کی دلیل
لامکان مین ہوا منظور بفیض اظہار

مرتبہ جسکا ہی جیسون علم خدا ہا محصور
اوسکی تعریف ہوے کسطرح سی محسوب و شمار

خاص محبوب خدا ہی مظہر ذات مطلق
پیشوای دو جہان ختم رسولان کبار

ہاشمی مطلبی سید ہی جد الحسنین
صاحب شرع اولو العزم نبی المختار

لقب امی ہی علی علم لدنی کا علیم
سینہ ہی خلوت وحدت کا محیط اسرار

مشرق کعبہ سی اوس ماہ منور کا طلوع
کیون نہ سب ساحت کونین ہو صاحب عطر بار

دل تڑپ جائین ابہی مثل اسیران قفس
شوق مین لکہدون اگر کچہ رخ گلگون کی بہار

اور پڑہون نام مبارک جو باہنگ حزین
چشم عاشق سی نہ ٹوٹی کبہی آنسو کا تار

تا ابد نام محمد ہی صلی اللہ
ای دل و جان مرے خستہ ہوین نام نثار

ہی تعظیم یہان نام ہمایون تو لکہا
ہر قلم کاتب کی سجدہ مین گری ہی ہر بار

واہ کیا نام کہ لکہتی ہی اوٹہی تک صلوٰۃ
تحت و فوق ہوئے یمین و یسار

غزل

اب نہین ضبط ہی گو شوق و ادب مین تکرار
درد انگیز بہری ہین مرے دل مین اشعار

کب تلک ہجر مین تڑپا کرون ای جان جہان
اشک حسرت ہون کہا تک مرے سینہ کی ہار

کب تلک آتش دوری سی ہی دل جلتا
درد مہجوری کا ہی کب تلک ہون لے چین و قرار

دل ہی مضطر مجہی اوس طلعت زیبا کی قسم
ایسی بیمار کو کچہ تو ملی تسکین و بہار

تیغ ابرو کی تصور مین کبہی ہون بسمل
نوک مژگان کا کہٹکا ہی کبہی دل مین خار

ہی کبہی ہوش ربا سنبل مشکین کی لپٹ
ہی کبہی خود رفتہ کی نرگس شہلا کا خمار

یاد دندان مین گرتی ہی آنکہہ سی موتی کی لڑی
زلف اور رخ کی تصور مین کٹی لیل و نہار

آہ کب تک رہے محرومی کا پردہ حایل
رحم فرماؤ اوٹھاؤ یہہ نقاب رخسار

اب نہین تاب تحمل کہ ہون مضطر و بسمل
قابل دید ہی یا شاہ میرا حال زار

آپ کا نور تو جیوان مین ہے عالم افروز
شب شبیر مجھی حاصل نہین چشم دیدار

نظر آتا نہین یہہ آنکھ ہی مطلق بی نور
کاش آنکھو مین پڑے کوچہ اقدس کا غبار

جان بلب تشنہ ہون آپ ہین دریا کرم
آپ کے دست مبارک مین شفای بیمار

راہ گم کردہ ہون خضر طریقت ہین آپ
قالب مردہ ہون مین آپ مسیحا رفتار

مین گنہگار ہون اور آپ شفیع المذنب
حشر مین پرسش اعمال ہی ہان بد کردار

آپ کا عاشق دل تفتہ امیر مفتون
جسکو بجز نام مبارک نہین ایک لحظہ قرار

نعت

اور کیا عرض کرے آپ سے اے شاہ ضمیر
خواہش دل بھی ہو مقبول ہو شاہ ابرار

۲۷ شعر

خلش سے درد جگر کی ہون آج ایسا علیل
کہ جسکے چارہ گری کی نہین کوئی سبیل

یہہ سوز سینہ ہے یا طبقہ جحیم ہی
یہہ داغ دل ہی کہ خورشید حشر کا قندیل

خلش تو دلکی ہی ایک زلزلہ قیامت کا
جو نالہ ہی وہ آہنگ صور اسرافیل

وہ لا علاج مرض اور وہ لا دوا ہے درد
کہ سرنگون ہی فلاطون سا طبیب عقیل

مرض کچھ اور دوا اوسکی اور ہی کچھ ہے
سمجھتے ہی نہین تشخیص ہو تو ہو تاویل

یہہ درد عشق ہی اور یا حضرت رحیم القلب
شفا نہین ہی بجز دید شاہدان جمیل

کہ عشق بلبل و گل اور نہ شمع و پروانہ
نہ ایسا عشق مجاز کہ جسکی ہو تمثیل

مین اوسکی تیغ تعشق کا ہون شہید و قتیل
کہ شاہدان دو عالم ہین جسکا ہی نہ عدیل

وہ جسکا روز ازل تھا جلوس کا نور روز
وہ جسکی ختم نبوت کا سہرا ہے قندیل

وہ جسکی راہ مین مشتاق دید صف بستہ
مسیح و یوسف و موسی خلیل و اسماعیل

ہنوز جلوۂ کونین تہا بکتم عدم
کہ تہا فروغ ازل جسکی نور کا قندیل

رہی تہی خلوت وحدت مین جلوہ آرائی
خدا کو شغل نہ تہا جز بہ عشق حسن جمیل

ظہور جب ہوا منظور کر دیا ظاہر
کہ تا ہون محو دو عالم کی حسن و تشکیل

خدا نو ختم رسولان محمد عربی
کہ جسکی نعت کا مشتاق ہی مجھسی جبریل

مطلع

تو وہ حسین ہے ای نور خالص جلیل
کہ حقنی خارج امکان کی تیری تعدیل

تیری ہی نور کا اک لمعہ حسن یوسف کا
تیری ہی خوانکا اک لقمہ فیض خوان خلیل

ہی تیری قرب کی قوسین آیت تجمیل
کتاب قدس الوالعزمی کی تیری تفضیل

کسی نبی کو تیری سامنی ہو کیونکہ فروغ
طلوع شمس ہی انجم کی نور کی تعطیل

ظہور تیرا مقدم تہا ہو گیا آخر
وفور عشق کی باعث خدا نی کی تسہیل

طبیب قلب دوا الشفا جملہ علل
بہ جج کیون نا رون جسکہ خود ہوا بیمار علیل

قسیم کوثر و جنت شفیع یوم الحشر
بنی آیت رحمت ہی نجات کفیل

بہار دین شگفتہ رہی گی تا بہ ابد
حمل مین مہر نبوت کی ہو چکی تحویل

خدا نی کہدیا اکملت کیا مجال عدو
کہ معترض ہو تیرا دین پا چکا تکمیل

بمعجز قمر اور خرق والتیام فلک
مجہی عقیدہ ہی بی حجت اور بغیر دلیل

تیری کمال شرف کا ادا ہو تحریر
سخن کو نعت مین گو دیجئی کیسی ہی تطویل

یہ ترجمہ ہی میری شوق طبع کا ورنہ
محال عقل تیری علم نعت کی تحصیل

تیری صفت سے یہ رتبہ ہی مر کتابت کا
سواد حرف تو سرمہ ہے نوک کلک ہی میل

شعر ۳۵	امیر کی یہہ تمنا کہ نعت ہو مقبول بشوق طبع ہی جو کچھہ کہی کثیر و قلیل	بند ۱۳

ہوان گنہگار شاہ بطحے
جب ہوئی آنکھہ بند آنکھہ کھلی
معصیت مین تمام عمر کٹے
جی نکلتی ہی جان پہ آن بنی

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب آلہ خذ بیدی

زیر مدفن فرشتگان عذاب
خبر خموشی نہین کچھہ اسکا جواب
مجھسی پوچہہ ہین نکیر و بد حساب
بہر تعذیب مستعد ہین شتاب

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب آلہ خذ بیدی

قفس آتشین مین روح ہی بند
مار و عقرب مین جسم کی پیوند
تن خاکی جلی ہی مثل سپند
تنگ و تاریک گور کی ہی گزند

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب آلہ خذ بیدی

عمر دنیا کٹی بلہو و لعب
عیش مین دن گیا تو جشن مین شب
رنج دیکھا کبھی نہ غیر طرب
بعد مردن ملا یہہ رنج و تعب

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب آلہ خذ بیدی

جان نکلی یہہ کالبد ٹوٹا
دولت و مال جاہ سب چھوٹا

قصر و ایوان باغ و گل بوٹا
دست حسرت سے تب تو سر کوٹا

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب اللہ خذ بیدی

کچھ نہ کام آیا مال و دولت و جاہ
خاک ہے گر ملی تو خاک سیاہ
دست خالی چلا بحسرت واہ
دستگیری کا وقت ہے یا شاہ

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب اللہ خذ بیدی

عمل بد کی ہے یہ مجھکو سزا
جیسے کردار ویسا اسکا صلا
خیر ندامت نہیں کچھ اسکا گلا
امتی پر ہوں آپکا شاہا

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب اللہ خذ بیدی

ہر گنہ گو ہوں سر سے تا بہ قدم
حیف پھر مجھکو نجات کا غم
کلمہ گو آپکا ہوں شاہ امم
سوز عصیان بجھاؤ ابر کرم

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب اللہ خذ بیدی

در دولت پہ شاہ آیا ہوں
منفعل رو سیاہ آیا ہوں
بخشوانے گناہ آیا ہوں
جرم پر عذر خواہ آیا ہوں

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب اللہ خذ بیدی

رحمت عالمین ھی آپکا نام — جسکے تصدیق پر خدا کی کلام
رحم فرماؤ شاہ ذی الاکرام — آپ پر لاتعد درود و سلام

سخت مشکل ہے لو خبر جلدے
یا حبیب آلہ خذ بیدے

حشر مین جب ہے نفسی و نفسی — اور نہ پوچھی وہان کسیکو کوئی
منہہ تکین آپ کا ولی و نبی — تب ہی مقبول ہو یہ عرض دلی

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب آلہ خذ بیدی

وادخلوا جنتی کا جب ہو خطاب — سب ہون داخل سوائی اہل عذاب
داخل مجکو وہان ہو گر نایاب — لب پہ ہوگا ہی بچشم پر آب

سخت مشکل ھی لو خبر جلدی
یا حبیب آلہ خذ بیدی

آپ کا یہ امیر سوختہ دل — اس مکافات کی نہین قابل
ہی گنہگار پر بہت ہی خجل — بہر حسنین حل کرو مشکل

شعر — سخت مشکل ھی لو خبر جلدی
یا حبیب آلہ خذ بیدے — ۲۹

مناقب امامین الہمامین السعدین الشہیدین

ہی پیرا جو ہر ایمان ولائے حسنین — ای وصبا جان و دلم باد فدای حسنین
دونو شہزادہ ہین محبوب خدا کی محبوب — حق تعالی کی رضا ہین رضائے حسنین

نور عینین نبی ہیں کہ فروغ دو جہاں
ہو وہ ممتاز دو عالم حسن پا جائے ہیں
عظمت پاک تو بیت کو ہی مصحف کی جگہہ
کس کو یوں دوش نبی پر ہوئے حاصل معراج
شاہ مسموم کو شبر اور شہ مقتول کو شبیر
خلد طوبی کی طرح دم میں شگفتہ ہو جائے
شہسوار شب معراج کی ہیں لخت جگر
کیا محبت تھی نبی کو کبھی مطلق نہ تھی چین
حال وحی جب آئی بحضور سرور
کبھی گہوارہ ہلاوین کبھی دیں سیب جناں
شربت موت سے کمتر نہیں جان شیرین
زندگانی سے نکیوں سیر ہوا ہے منعم چرخ
ق
یکقلم سرہوا عقدہ جہانکی تب تھی
نہ زکی دایۂ خاتون سے ہرگز ایکسو
ہیں شہ آیت رحمت کی نواسہ رحمت
جز بہ تسلیم و رضا دم نہیں مارا مطلق
ورنہ کیا دخل شہادت کا بر ہر و خنجر
طبقات فلک و ارض کا سرخاں ہی گہلا
تحت اور فوق کی اسرار ہیں سب بند بہ بد

یا مہ و مہر نبوت ہی رضائی حسنین
درۃ التاج ہی خاک تہ پائی حسنین
اسمیں ہو جھوٹ تو مصحف ہے بجائی حسنین
حلۂ خلد سے آئی تو بیرای حسنین
رمز اسرار شہادت تھی قبائی حسنین
ہو جہاں سایہ فگن ظل لوائی حسنین
لامکان کا ہو فضا کیوں نہ فضائی حسنین
دیکھتے پاکہ یہ شن پائی صدائی حسنین
وحی حضرت کو تو میوہ تھا برائی حسنین
کیا نہی جبرئیل امین کار روائی حسنین
یاد تہی تشنہ لبی شہدائی حسنین
زخم پا سم کی غذا ہو وہی غذائی حسنین
صبر اندوز نہیں خون بہائی حسنین
دی مگر بخشش امت ہو جزائی حسنین
تا شہادت پی امت تھی دعائی حسنین
آزمائش تھی صرف کرب و بلائی حسنین
تحت و فوق ہوا پر ہمہ ندائی حسنین
مشعل طور ہی خود راہ نمائی حسنین
خاص آئینہ قدرت ہی صفائی حسنین

کرتا ہون سدا غم مین در اشک نثار — کہ یہ دولت مرے حق مین ہی عطای حسنین

جز غم آل نبی مجکو کچھ آزار نہین — کچھ دوا میرے نہین غیر دوای حسنین

دل تڑپ جاتا ہی سو برق طپش پرتی ہین — جب آواز حزین سنتا ہون نالے حسنین

غیب سی کان مین رحمت کی ندا آتی ہی — کیون نہ آئی کہ مین ہون مدح سرای حسنین

بزم فردوس مین لیجاتی ہین جبریل امین — طبق نور مین جن کر کی ثنای حسنین

ہی قسم دامن خاتون کی کو تا ہو نجات — مین نہ چہوڑون کبہی داماں ولای حسنین

مین نہ دیکھون کبہی کو جمشید و فریدون گو ہو — ہی غنی طبع سیر مین ہون گدای حسنین

قصیدہ در منقبت

ای امیر اب ہو مضطر ہی کہان تیری نصیب — آنکہہ تو کہول کہ تشریف تولای حسنین

شعر ٦١

سحر از طور خاور یافت آن نور جہان آرا — کہ عالم شد ازو محو تحیر صورت موسی

سر زد پیر فلک را گفتن اکنون نور عمرانی — کہ باطل کرد کفر شب بہ اعجاز ید بیضا

بہ بزم صبح دم طرف جم جمشید افشان — دمادم بادہ شبنم گشتہ از ساغر گلہا

برآمد مرغ زرین بال از نور از غرفہ مشرق — کلاغ شب ز بیمش گشت پنہان صورت عنقا

سحرگاہان ز اطراف جہان برخاست این غوغا — کہ سوی رو ونیل چرخ آمد یوسف زیبا

دمیدہ مردگان خواب شب را روح در قالب — بجا بنگست ازدم این صبح اعجاز دم عیسی

مزین شد ز تاب ذرہ ہا روی زمین چندان — کہ بر چرخ ملوک طعنہ باز د ساحت غبرا

فنا شد ظلمت شب از طلوع نیر اعظم — چنان کز ذوالفقار حیدری شد کفر ناپیدا

بگوش اہل گلشن زد صبا بانگ طرب افزا — کہ آمد صبح نوروزی بکف گیرند ساغرہا

بگستردند در صحن چمن فرش زمرد گون — بچیدند از گل و غنچہ بہر سو ساغر مینا

قبا پوشید در بر گل گره بر طره زد سنبل ‌ ‌ ‌ چمن آراست حجره گل بعزم بزم عیش و سینا

گشودند اهل گلشن چون بدو رجام دست خود ‌ ‌ ‌ زخاک خم بر آمد جام مشکل لاله حمرا

بنفشه سر زمین افتاد بیخود از سبوی مستی ‌ ‌ ‌ رخ گل صبر بلبل در ربود از سوی صهبا

سمن سرمست بهر رقص و بلبل نغمه پرا شد ‌ ‌ ‌ صبا در وجد آمد چاک زد گل جیب زلیخا

عیان از طره سنبل پریشان وضعی مجنون ‌ ‌ ‌ درخشان از شگاف محمل گل جلوه لیلی

عموما نیست اذن دخل ورنه حور از جنت ‌ ‌ ‌ رسد از سر درین محفل گر افتد آبله در پا

بس آنگه در چنین وقت طربناکی بهایکه ‌ ‌ ‌ زشور قاه قاه غنچه ها و قلقل مینا

بخود وجد از گشته نرگس خوش چران زحیرت ‌ ‌ ‌ به سر رسید از عصا و از صنوبر چیست این غوغا

چرا تاج جواهر نور دارد شاخ گل بر سر ‌ ‌ ‌ چرا خلخال موج آب دارد اندر پا

چرا برگ درختان تا گل مهندی رسید شد کف از ‌ ‌ ‌ چرا مرغان صوت حجازی زمزمه پیرا

چرا نسرین بگوش آویخت آویزه در شبنم ‌ ‌ ‌ چرا سوسن به بر کرده لباس سوسنی زیبا

چه گلبانگ بهار افزا رسید اندرین گلشن ‌ ‌ ‌ که هر یک مست ها هر طرف چمن نوش و بزم آرا

صنوبر در جوابش گفت از گلشن چه می پرسی ‌ ‌ ‌ که امروز است شور تهنیت تا عالم بالا

زهی سال همایون چند از نور نشاط افزا ‌ ‌ ‌ که بر تخت خلافت شد جلوس بادشه والا

شهنشاهی که مهر لافتا در دادر و مرورن ‌ ‌ ‌ شهنشاهی که تاج اوست تاج افسر زیبا

شهنشاهی که با کوه شکوهش آسمان کاهی ‌ ‌ ‌ شهنشاهی که پیشش چوبدار اسکندر طوبی

شهنشاهی که در برج خلافت نیر اعظم ‌ ‌ ‌ شهنشاهی که در برج امامت گوهر یکتا

شهنشاهی که حشمش آب و تاب جوهر ایمان ‌ ‌ ‌ شهنشاهی که مهرش زیور عالم و جه استغنا

شه خیبر شکن اندر نگهبان زبان دشمن ‌ ‌ ‌ غضنفر صولتی افضل عالم صفدر هیجا

یداللّهی که بازوی خیبر افگن هر سو شد
شه العصر و اهل ذوالفقار و راکب دلدل
ابو الحسنین عم زاد نبی ابن ابی طالب
کفیل حل هر مشکل خلیل قبله هر دل
ز غیبت بزم حضور سکیم اکنون
قلم او ستاد نادر مدحت جای توای مولا
شمال الحصر شان بی مثالت از نجا ارم
اگر خواهد کسی تفتیش انوار زمین کوشش
درخشانست عیدان شمسه آن کاخ نور افلاکی
توئی شاها که شرق مهر عرفانست صدر تو
توئی شاها که مهرت عطر مغز النسی و جانی
وجودت گوهر کعبه صد اهی جوهر اسرار
ولادت یافت در کعبه شهادت یافتی در مسجد
گشوده ناخن فتح تو عقده دین پیغمبر
نسوزد برق در خرمن نگیرد شعله در پنبه
بوصف تیغ تو لفظم گرفت بیشعر و بیضه در
جسان مضمون وصف الذات آدم در پی سیدش
ز لیس کنز مخفی اضطرار امن تو از عالم
بعهد نرگس اندر باغ بی اندیشه می خسپد

پناه زمره حق جو شجاع یثرب و بطحا
امیر المؤمنان و امام هادی و مولا
شه سباقی کوثر پادشاه جنت الماوی
وصی احمد مرسل علی عالی النسب اعلی
مطلع
بخوانم مطلعی کو زرد سازد مهر را سیما
چنان بالید کز طوبی قصه گوینه صد بالا
که هست این گنبد اعلی به پیشش عتبه ادنی
به بام آسمان خود را رساند آفتاب ما
که پیشش آفتاب آسمان یکذره غبرا
توئی شاها که چشم حق شناس از تو شد بینا
توئی شاها که عشقت طعمه کام دل و جانها
قدرت شمشاد بستانش عرب افرد بی همتا
چنین معرکه چنان شد زهی لا و لا زهی احرا
نموده ذوالفقارت فرق در فرق تن اعدا
چنان سرعت که صمصام تو دارد در صف هیجا
بوصف گرز تو افتد قلم را لرزه بر اعضا
که گر بانگ قلم خیزد جهد از طبع برق آسا
بجا گر کس بدورت برف و سیما افکند بیجا
بدورت زر بکف بنهاده گل بی قدرت لغما

وجودِ تو دیارِ علم را دروازهٔ محکم
همه عالم جهان دریوزهٔ آن عتبهٔ علیا

بجودِ تو سخن سنجم چه یارای زبانِ من
ثنای بخشش تو از فضولی ای بیدا

هر انگشت دست زد در این مهر تو وارسته
کسی کل مرور در حب تو بی پروا است از فردا

شها این سینه بر داغ کرد عشق تو میدارم
بچشم آن تجلی گاه صد خورشید نور افزا

ز طفلی هست حرفِ عشق تو منقوش لوحِ دل
تو میدانی که از عمری بسر دارم همین سودا

من از کمتر گدایانِ توام یک آرزو دارم
نخواهم جاه اسکندر نخواهم شوکتِ دارا

همین خواهم ز تو ای ساقیِ میخانهٔ عرفان
بده جامی که مدهوشم کند از دین و هم دنیا

چنان جامی که تا صبحِ قیامت بیخودم دارد
چنان جامی که چشمِ حق نمائی را نماید وا

چنان جامی که مستخلص کند از قید این و آن
چنان جامی که سازد پاک از آلودِ تعلقها

شها بپسند زین بس بهر حق آوارگی از من
پی دنیا دوم تا کی گهی در شهر گه صحرا

نمی خواهم که باشد عمر صرفِ خواهش نفسی
مرا از ربط ابنای زمانه محترز فرما

چو خورشیدم بر آر از ظلمت گاه هندوستان
رسان بر درگهی کو راز مین آسمان ملجا

هجری	امیر دلفگار است از گرفتاران عشق تو ز بند خویش آزادش مکن ای والی والا	بسنه ۱۲۷۸

تمت

الحمد لله که در مناقب حضرت علی مرتضی کرم الله

وجهه ریخته کلک گوهر سلک منشی امیر علی

امو جان طبع شد	سلیمریه	باهتمام سید مرزا

مناقب اصحاب کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

ہوئی مخلوط جب یہہ چار عنصر — بنا تب قالب دین پیمبر
جو چاروں رکن سی ہو ایک کمتر — تو ایوان نبی موزوں ہو کیونکر

کمی بیشی نہیں ہیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

دیار شرع کی دروازہ ہیں چار — ریاض دین کی نخل تازہ ہیں چار
کتاب اللہ بیک شیرازہ ہیں چار — عروض موزوں بہر اندازہ ہیں چار

کم و بیشی نہیں ہیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان حیدر

تفاوت کچھہ نہیں واحد ہی مضمون — کہ جیسی پیش و پس آیات مقرون
مدارج ہیں مساوی کم نہ افزون — رباعی کی سی مصرعہ چاروں موزون

کم و بیشے نہیں ہیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

یہہ ہیں تاج شرف کے چار گوہر — یہہ اوج مرتبت کی چار اختر
بہار قدس کی ہیں چاروں گل تر — یہہ روشن چار ہیں شمع منور

کم و بیشے نہیں ہیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان حیدر

یہہ چاروں مسند آرای منبر — یہہ چاروں دین افزای پیمبر

یہہ چارون ہین سرور ردای ہمیر — یہہ چارون ہین سرور عبای ہمیر

کم و بیش سے نہین چارون برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

نبی کی چار ہین اصحاب اطہار — محبت انکی یکسان کم نہ بسیار
طبیعت کیسے موزون جنسے ہین خار — جو کم زیادہ کرو پیدا ہو آزار

کم و بیش سے نہین چارون برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

کوئی صدیق ہی اور کوئی عادل — غنی ہی کوئی اور کوئی سخی دل
ہر ایک کے شان مین آیات نازل — نہین مخمس کسی جا پر مفصل

کم و بیش سے نہین چارون برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

یہہ محبوب الٰہی کی ہین مرغوب — ہوا امر خلافت ان پہ منسوب
کیا وقتا فوقتا دین کو اسلوب — مخالف انکا ہو کیونکر نہ مغضوب

کم و بیش سے نہین چارون برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

محب ہے انکا بی شک حق رسیدہ — عدو انکا ہے تہ تیغ کشیدہ
یہہ چارون ہین با وصاف حمیدہ — امیر اپنا بہی ہی یہہ ہی عقیدہ

کم و بیش سے نہین چارون برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

تمت قصاید

دام فیضہ

مناجات در نعت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم

ذرا چہرے سے پردہ کو اوٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

کرو نور منور سے میری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کے ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

اوٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکساں تم ہو
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم
کرم کا اپنی تم پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق ہے تمہارا اور ہو محبوب تم اوسکی
ہے ایسا مرتبہ کسکا سناؤ یا رسول اللہ

جبھی خلقت سے جا کر پردۂ غیبت میں باخود
کرا اپنی حسن کا جلوہ دیکھاؤ یا رسول اللہ

لگیگا جوش کھانی خود بخود دریائے بخشش کا
جبھی حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ

یقین ہو جائیگا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جب میدان شفاعت میں تم آؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی ڈر یہ ہے کیسو ہوں تمہارا امت عاصی
گنہ گاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

ہوا ہوں نفس اور شیطاں کے ہاتھوں سے آوارہ
میری اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ ننگ ہوں ان پر تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ

کرم فرماؤ میرے اوپر حق میں بھی شفاعت تم
ہماری جرم عصیاں پر بچاؤ یا رسول اللہ

جہاں پاس کا حقیقی کر دیا ہے آپکی توں ن
بس اب چاہو تراؤ یا ڈوباؤ یا رسول اللہ

مشرف کر کی مجھکو کلمہ طیب سے اپنی تم
پھر اب لطف و نسبت سے اپنی گراؤ یا رسول اللہ

ہنسا ہوں بطرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ ہوں نہیں لائق پر اب آپنے تمسی
کہ پھر مجھکو مدینہ میں بلاؤ یا رسول اللہ

حبیب کبریا تم ہو امام انبیا تم ہو
ہمیں بہر خدا حق سے ملا دو یا رسول اللہ

شراب بیخودی کا جام ایک مجھکو پلا کر کے
دوئی کی حرف کو دل سے مٹا دو یا رسول اللہ

بہت تڑپا ہوں میں دوری فرقت میں جگر خستہ
کرم فرما کے ابتو مت پھرا دو یا رسول اللہ

شرف کر کے دیدار مبارک سے مجھے یکدم
میری غم دین و دنیا کی بھلا دو یا رسول اللہ

خدا کے واسطے رحمت کی پانی سے سنا کر کے
تپ ہجران کی آتش کو بجھا دو یا رسول اللہ

ہنسا کر اپنی دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب تو بندہ دو عالم سے چھڑا دو یا رسول اللہ

خاتمۃ الطبع چکیدہ کلک محمد حسین خان تحسین باہتمام مہتمم مطبع مصطفائی

شکر خدائے کارساز کہ اوسکی فضل عمیم سے یہ گوہر شاہوار اور جوہر آبدار
موسومہ بہ قصائد محمد امیر کہ تصنیف کیا ہوا الشیخ محمد امیر علی بہارپوری
کا ہے انہوں میں عنایات ایزدی سے ساتھ آیا مؤلف در العصر
شائقین کے مطبع احمدی میں پندرہویں ذالحجہ
سنہ ۱۲۵۹ ہجری کو مطبوع ہوا

تم تم